بارھویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب

تاریخِ ہند کے موضوعات

حصّہ II

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Tareekh-e-Hind Ke Mauzuat-II
(Themes in Indian History Part-II)
Textbook for Class XII

ISBN 81-7450-765-5-Part-1
81-7450-793-0-Part-2

پہلااردوایڈیشن

مئی 2008 جیشٹھ 1930

دیگر طباعت

فروری 2014 ماگھ 1935
فروری 2016 پھالگن 1937
اگست 2017 بھادر 1939
اگست 2018 شراون 1940
مئی 2019 ویشاکھ 1941

PD 5H SPA

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

قیمت: ₹ ?.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف بزنس منیجر	:	بباش کمار داس
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	سنیل کمار

سرورق اور لے آوٹ — آرٹ کری ایشن، نئی دہلی
تصاویر — کے۔ ورگیز

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

ہرش کمار، سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپواکر

پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

'قومی درسیات کا خاکہ--2005' میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور 'تعلیم کے طفل مرکوز نظام' کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سماجی علوم کے مشاورتی گروپ کے چیئرپرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر نیلادری بھٹاچاریہ، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل یونیورسٹی، نئی دہلی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا

کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیرالحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم محمد تعظیم کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی
20 نومبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

مطالعے کی وضاحت

اس کتاب کے مطالعہ کے مرکزی نقطہ کو کون سی چیز معین کرتی ہے؟ اس کتاب سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ جو کچھ اس سے پہلے کی جماعتوں میں پڑھا گیا اس سے یہ کس طرح مختلف ہے؟

ہم نے چھٹی کلاس سے آٹھویں کلاس تک ہندوستان کی تاریخ کے متعلق ابتدائی عہد سے جدید دور تک، ہر سال ایک مخصوص عہد کی تاریخ وار واقعات پر مرکوز جانکاری حاصل کی ہے۔ پھر نویں اور دسویں جماعت کے لیے کتابوں میں تحقیقات کی ساخت میں تبدیلی آ گئی۔ یہاں ہم نے وقت کے ایک مختصر دور پر مرکوز خاص طور پر ہم عصر دنیا کا عمیق مطالعہ کیا۔ علاقائی سرحدوں کو پھلانگتے ہوئے، قومی ریاستوں کی حدود سے پرے ہم نے یہ دیکھا کہ مختلف علاقوں کے مختلف لوگوں نے جدید دنیا بنانے میں کیا کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ وسیع طور پر باہم مربوط تاریخ کا حصہ بن گئی۔ اس کے بعد ہم نے گیارھویں جماعت میں تاریخ عالم کے موضوعات کا مطالعہ کیا۔ اس دوران ہم نے زمین پر انسانی زندگی کی ابتدا سے لے کر آج تک، برسوں کے طویل عرصہ پر مرکوز تاریخ اور ترتیب سے اپنے مطالعہ کو وسعت دی۔ لیکن ہم نے سنجیدہ تحقیق و تفتیش کے لیے کچھ خاص موضوعات کے مجموعے کو منتخب کیا۔ اس سال ہم تاریخ ہند کے موضوعات کا مطالعہ کریں گے۔

یہ کتاب ہڑپا تہذیب کے مطالعہ سے شروع ہوتی ہے اور ہندوستانی آئین کی تشکیل پر ختم ہوتی ہے۔ یہ پانچ ہزار سال کا صرف ایک عام جائزہ پیش نہیں کرتی، بلکہ اس میں کچھ منتخب موضوعات کا عمیق مطالعہ کیا گیا ہے۔ پچھلے سالوں کی کتابوں نے آپ کو پہلے ہی ہندوستان کی تاریخ سے آگاہ کرا دیا ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم بعض موضوعات پر تفصیلی تحقیق و تفتیش کریں۔ یہاں ہم نے معاشی، سماجی، سیاسی اور مذہبی موضوعات کو منتخب کر کے مختلف ماحول میں ارتقا کے متعلق جاننے کی یقینی کوشش کی ہے یہاں تک کہ ان کے درمیان موجود سرحدوں کو بھی توڑنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے کئی موضوعات آپ کو اس دور کی سیاسی اور اقتدار کی نوعیت سے متعارف کرائیں گے، وہیں دیگر موضوعات سے اس بات کی تحقیق و تفتیش کی ہے کہ سماج کیسے منظّم ہوتے ہیں اور ان کے کام کرنے کا طریقہ کیا ہے اور یہ کیسے تبدیل ہوتا ہے۔ باقی دیگر موضوعات ہمیں مذہبی زندگی اور رسوم و رواج کے معمولات، معیشت کے کام کاج کے طریقے اور شہری و دیہی سماجوں کے اندر تبدیلی کے متعلق بتاتے ہیں۔

اس میں ہر موضوع آپ کو مورخین کی ہنرمندی کو بھی قریب سے دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ ماضی کو دوبارہ تلاش کرنے کے لیے مورخین مآخذ کو تلاش کرتے ہیں تاکہ ماضی کو قابل دسترس بنا سکیں۔ لیکن ماخذ، ماضی کو خود ظاہر نہیں کرتے بلکہ مورخین کو ماخذوں کے ساتھ دست بہ دست ہونا پڑتا ہے۔ ان کی تشریح و توضیح کرنی پڑتی ہے اور ان کو بولنے کے لیے مجبور کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے تاریخ پر جوش مضمون بن جاتی ہے۔ ایک جیسے (پرانے) ماخذ بھی ہمیں نئی چیزوں کے متعلق بتا سکتے ہیں اگر ہم ان سے نئے سوال پوچھیں اور ان کے ساتھ نئے طریقے سے متوجہ ہوں۔ اس لیے ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ مورخین کس طرح ماخذوں کو پڑھتے ہیں اور ان پرانے ماخذوں سے نئی چیزیں اور باتیں تلاش کر لیتے ہیں۔

لیکن مورخین صرف پرانے ماخذوں کی ہی از سرِ نو تحقیقات نہیں کرتے۔ وہ نئے ماخذ بھی کھوج نکالتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ ماخذ اتفاق سے بھی دریافت ہو سکتے ہیں۔ ماہرین آثارِ قدیمہ کو کئی مرتبہ غیر متوقع طور پر اپنے اطراف میں مہریں یا ٹیلے مل جاتے ہیں جو کسی پرانی تہذیب کے مقام کے وجود کا سراغ مہیا کرا دیتے ہیں۔ کسی ضلع کلکٹریٹ کے دھول کھائے دستاویزات کی تلاش کے ذریعہ مؤرخین کو انجانے میں ریکارڈ کے پلندے سے کسی مقامی جھگڑے کے مقدمے کے کاغذات مل جاتے ہیں اور ان سے صدیوں پرانی دیہی دنیا کی نئی زندگی سامنے آجاتی ہے۔ تاہم یہ تحقیقات محض اتفاقات ہی ہیں؟ کسی محافظ خانہ (Archive) میں آپ کو یکبارگی پرانی دستاویزات کا ایک پلندہ مل جائے، آپ اسے کھولتے اور دیکھتے ہیں لیکن آپ کو تحقیق و تفتیش میں مآخذ کی اہمیت نظر نہیں آتی۔ اس ماخذ کے کوئی معنی نہیں جب تک آپ کے ذہن میں مناسب سوالات نہ ہوں۔ آپ کو ماخذ سے واقعات کو کھوج نکالنے ہوتے ہیں، متن کو پڑھنا ہوتا ہے، سراغ کا تعاقب کرنا ہوتا ہے اور باہم رشتے بنانے ہوتے ہیں، تب آپ ماضی کی از سرِ نو تعمیر کر سکتے ہیں، کسی دستاویز کی مادی تلاش سے ہی صرف ماضی طشت از بام نہیں ہوتا۔ جب الیگزینڈر کننگھم نے پہلی دفعہ ہڑپا تہذیب کی مہر دیکھی تو وہ اس کا کوئی ادراک نہیں کر پایا۔ مدتوں بعد ان مہروں کی اہمیت کا انکشاف ہو پایا۔

حقیقتاً جب مؤرخین نئے سوالات کا حل تلاش کرنا شروع کرتے ہیں یا نئے موضوعات کی تحقیق و تفتیش کرتے ہیں تب انھیں اکثر نئے قسم کے مآخذ تلاش کرنے پڑتے ہیں۔ اگر ہم انقلابیوں اور باغیوں کے متعلق جاننے کے خواہش مند ہیں تو سرکاری مآخذ صرف ایک جانبدارانہ تصویر ہی پیش کر سکتے ہیں۔ ایسی تصویر جو سرکاری الزام اور تعصب سے بنائی گئی ہوگی۔ ہمیں باغیوں کی ڈائریوں، ان کے ذاتی خطوط، ان کی تحریریں اور بیانات جیسے دیگر مآخذ کو دیکھنے کی ضرورت پڑے گی۔ یہ سب ہمیشہ آسانی سے نہیں ملتے ہیں۔ اگر ہم ان لوگوں کے تجربات کو جنھوں نے تقسیم کے زخم کو برداشت کیا ہے، کو سمجھنا چاہتے ہیں تو تحریری مآخذ کے بجائے زبانی مآخذ زیادہ معلومات فراہم کر پائیں گے۔

جیسے جیسے تاریخ کی نظر وسیع ہوتی ہے۔ ویسے ویسے ماضی کے لیے مؤرخین نئے سراغوں کی تلاش میں نئے مآخذ کی تلاش شروع کر دیتے ہیں اور جب ایسا ہو جاتا ہے تب مآخذ کی تشکیل کیا ہو۔ اس کا تصور بدل جائے گا۔ ایک وقت تھا جب صرف تحریری دستاویزات کو ہی قابل اعتبار تسلیم کیا جاتا تھا۔ کیا تحریروں کی تصدیق، حوالہ اور مقابلہ و موازنہ کیا جا سکتا تھا۔ زبانی شہادت کو کبھی بھی معقول و صحیح مآخذ تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ کون اس کی صداقت اور ثبوت پذیری کی ضمانت لیتا؟ زبانی مآخذ کی بے یقینی کی یہ حالت ابھی تک مفقود نہیں ہوئی ہے۔ لیکن زبانی شہادت کو اختراعی طور پر استعمال کر کے ایسے کھلے تجربات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جن کو کسی دیگر دستاویز سے ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔

مجوزہ سال کی اس کتاب کے ذریعہ آپ مؤرخین کی دنیا میں داخل ہوں گے۔ ان کے ساتھ نئے سراغ تلاش کریں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ماضی کے ساتھ ان کے مکالمے ساتھ چلتے ہیں۔ آپ اپنی آنکھوں سے

مجوزہ سال کی اس کتاب کے ذریعہ آپ مؤرخین کی دنیا میں داخل ہوں گے۔ان کے ساتھ نئے سراغ تلاش کریں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ماضی کے ساتھ ان کے مکالمے ساتھ چلتے ہیں۔آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ وہ کس طرح دستاویزات سے معنی ومفاہیم نکالتے ہیں، کتبات کو پڑھتے ہیں، آثارقدیمہ کے مقامات کی کھدائی کرتے ہیں، مورتیوں اور ہڈیوں کے مفہوم پیدا کرتے ہیں، رزمیہ نظموں کی تشریح کرتے ہیں، استوپوں اور عمارات کو دیکھتے ہیں، تصاویر اور فوٹو گراف کی تحقیقات کرتے ہیں، پولیس کی رپورٹوں اور مال گذاری کے دستاویزات کی تعبیر وتشریح کرتے ہیں اور ماضی کی آوازوں کو سنتے ہیں۔ ہر موضوع ایک خاص قسم کے مآخذ کی ندرت وخاصیت اور امکانات کی تحقیق وتفتیش کرے گا اور اس بات پر بحث کرے گا کہ ایک مآخذ کیا بتا سکتا اور کیا نہیں۔

کتاب ''تاریخ ہند کے موضوعات'' کا یہ حصہ II ہے، حصہ III زیرطبع ہے۔

نیلادری بھٹاچاریہ
خصوصی صلاح کار

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، یونیورسٹی آف کلکتہ، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

نیلادری بھٹّاچاریہ، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 10)

صلاح کار

کُمکُم رائے، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 2)

مونیکا جونیجا، وزیٹنگ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ فرجش آئٹ (Institute Furgeschichte) ویانا، آسٹریا

اراکین

بیپا سوبتی، پی جی ٹی، (تاریخ) ماڈرن اسکول، بارہ کھمبا روڈ، نئی دہلی

سی۔ این۔ سُبرامنّیم، ایکلویّہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد (موضوع 7)

فرحت حسن، ریڈر، شعبۂ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (موضوع 5)

جیامینن، ریڈر، شعبۂ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (موضوع 1)

کنال چکرورتی، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 3)

میناکشی کھنّہ، ریڈر، اندرپرستھ کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع 6)

مظفر عالم، پروفیسر، ساؤتھ ایشین ہسٹری، شکاگو یونیورسٹی، شکاگو، (یو۔ ایس۔ اے)

نجف حیدر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 9)

پارتھو دتا، ریڈر، شعبۂ تاریخ، ذاکر حسین کالج (ایوننگ کلاسیز)، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع 12)

پربھا سنگھ، پی جی ٹی، (تاریخ)، کیندریہ ودیالیہ، اولڈ کینٹ، تیلیر گنج، الہ آباد

رجت دتّا، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 8)

رام چندر گوہا، ماہر علم البشر و تاریخ داں، آزاد ادیب، بنگلور (موضوع 13)

رشمی پالیوال، ایکلویّہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد

رُدرانگشو مکھرجی، ایگزیکیٹیو ایڈیٹر، دی ٹیلیگراف، کولکاتا (موضوع 11)

سمیتا سہائے بھٹّاچاریہ، پی جی ٹی، (تاریخ)، بلیو بیلس اسکول، کیلاش کالونی، نئی دہلی

سُمیت سرکار، ریٹائرڈ پروفیسر، شعبۂ تاریخ، دہلی یونیوسٹی، دہلی (موضوع 15)
اُوما چکرورتی، ریٹائرڈ ریڈر، مرانڈا ہاؤس، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع 14)
وجے راما سوامی، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیوسٹی، نئی دہلی (موضوع 7)

ممبر کوارڈی نیٹرز

اَنل سیٹھی، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی (موضوع 14)
سیما ایس۔ اوجھا، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہارِ تشکر

'تاریخ ہند کے موضوعات، حصہ III' ماہرین تعلیم، اساتذہ کرام، مؤرخین، مدیران اور ڈیزائن کاروں کی کاوشات کا حاصل ہے۔ کتاب کے ہر باب کو کئی ماہ کے بحث ومباحثے کے بعد قطعی شکل دی گئی ہے۔ ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس پورے عمل میں شرکت کی۔

کتاب کے مسودہ پر جامع اور قیمتی آرا کے لیے ہم جوہن فرٹز، سنیل کمار اور سپریہ ورما کے بے حد مشکور ہیں۔ بعض وضاحت طلب امور میں بروقت تعاون کے لیے ہم مینا بھارگو، رنبیر چکرورتی، رنجیتا دتا، بھارتی جگناتھن اور نندیتا پرساد سہائے کے بھی شکرگزار ہیں۔ مانیٹرنگ کمیٹی کے ممبران پروفیسر جے۔ ایس۔ گریوال اور شوبھا باجپئی کی تجاویز ہمارے لیے کافی کارآمد ثابت ہوئیں۔

مختلف افراد اور اداروں نے کتاب کے لیے بصری مواد مہیا کرایا۔ ہم سب سے پہلے جارج مائیکل اور جوہن فرٹز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنی کریم النفسی کی وجہ سے وجے نگر سے متعلق ماخذات کے اپنے وافر ذخیرے سے ہمیں استفادہ کرنے کی اجازت دی۔

کاپی ایڈیٹنگ اور مسودے کا پروف پڑھنے کے لیے ہم شیام وارنر کی کوششوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ آرٹ کری ایشن (Art Creations)، نئی دہلی کے ریتوٹوپا اور انیمیشن رائے بھی شکریے کے مستحق ہیں، جنھوں نے بڑے تحمل اور مہارت کے ساتھ کتاب کا ڈیزائن تیار کیا۔ ان کے علاوہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے کے۔ ورگیز نے ہمیں نقشہ جات مہیا کرائے۔ البینس ٹرکی اور منوج ہلدار نے تکنیکی تعاون پیش کیا۔ سمیرا ورما نے کئی طرح سے اپنا قیمتی تعاون دیا، اس پورے عمل کے دوران ان کی خوش مزاجی کئی معنوں میں ہماری مددگار بنی رہی۔

آخر میں اس کتاب کے استعمال کرنے والوں کی طرف سے ہم بازرسی کے منتظر رہیں گے جو بعد میں آنے والے ایڈیشن میں اصلاح کرنے میں ہماری مددگار ہوگی۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل کاپی ایڈیٹر حسن البنّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شمائلہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحی اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکرگزار ہے۔

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیرانتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بودوباش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبولِ مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیرانتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

فہرست

حصہ I : (صفحہ نمبر 1 تا 114)

حصہ II

حصہ III

اس کتاب کا کس طرح استعمال کیا جائے

یہ کتاب تاریخ ہند کے موضوعات کا حصہ II ہے، حصہ III اس کتاب کے بعد آئے گا۔

- ☑ آموزش میں آسانی بہم پہنچانے کے لیے ہر باب کو متعدد حصوں اور ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- ☑ آپ دیگر مواد بھی خانوں میں محور پائیں گے

یہ مشتمل ہے :

مختصر معنیٰ

اضافی معلومات

زائد تفصیلی تصریحات

اس کا مقصد آموزش کے عمل کو مدد دینا اور معلومات میں اضافہ کرنا ہے
لیکن یہ تشخیص کے ارادہ سے نہیں ہے۔

- ☑ ہر باب کا خاتمہ **ٹائم لائن** کے ایک مجموعہ سے ہوتا ہے۔ اس کو معلومات کے تناظر میں داخل کتاب کیا گیا ہے اور جو تشخیص کے لیے نہیں ہے۔
- ☑ ہر باب میں بہت سی **تصاویر، نقشے** اور **ماخذات** دیے گئے ہیں۔

(a) یہ تصاویر فنی تخلیقات جیسے اداروں، برتنوں، مہروں، سکوں، زیورات وغیرہ کے ساتھ ساتھ کتبات، مجسمے، پینٹنگ، عمارات، آثارِ قدیمہ کے مقامات، نقشے، لوگوں کے فوٹو گراف اور مقامات کی تصویروں و شبیہوں یعنی بصری مواد پر مشتمل ہے، جن کا استعمال مؤرخین آماخذ کے طور پر کرتے ہیں۔

(b) کچھ ابواب میں **نقشے** دیے گئے ہیں۔

آماخذ

(c) آماخذ کو الگ خانوں میں محصور کیا گیا ہے۔ یہ وسیع اقسام کے متون اور کتاب کے اقتباسات پر مشتمل ہیں۔ بصری اور کتابی دونوں آماخذات، ان سراغوں کو محسوس کرنے میں آپ کی مدد کریں گے جن کو مورخین استعمال کرتے ہیں۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ مورخین ان سراغوں کا کس طرح تجزیہ کرتے ہیں۔ **آخری امتحان مساوی رمماثل مواد کے اقتباسات یا تصاویر پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ اس طرح آپ کو، اس طرح کے مواد کو استعمال کرنے کا موقع دستیاب ہوگا۔**

☑ متن کے اندر روزمروں میں سوالات دیے گئے ہیں :

(a) پیلے رنگ کے خانوں میں وہ سوالات دیے گئے ہیں جن کا استعمال تشخیص کی مشق کے لیے کیا جا سکتا ہے۔

(b) ➲ بحث کیجیے... عنوان کے تحت وہ سوالات شامل کیے گئے ہیں جو تشخیص کے لیے نہیں ہیں۔

☑ ہر باب کے آخر میں چار قسم کی تفویض دی گئی ہیں۔

مختصر سوالات

مختصر مضمون

نقشے کا کام

پروجیکٹ

یہ آخری تشخیص اور تعین قدر کے مشق کی تیاری کے مقصد سے دی گئی ہیں۔

امید ہے آپ اس کتاب کے استعمال سے لطف اندوز ہوں گے۔